اور قادیانیت کشمیر میں بھی ہار گئی

مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد بالآخر آزاد کشمیر کی قانونی ساز اسمبلی سے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ واضح رہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ سے 7 ستمبر 1974ء کے تاریخ ساز دن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، اس سے قبل 1953ء اور بعد ازاں 1974ء کی تحریک ختم نبوت چلی، قربانیاں دی گئیں، ملک بھر میں رائے عامہ ہموار کی گئی، اراکین اسمبلی کی ذہن سازی کی گئی، تمام مکاتب فکر کے علماء نے اپنا اپنا کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں وطن عزیز کی پارلیمنٹ نے ایک تاریخی فیصلہ دیا۔ اس فیصلے سے بھی ایک سال قبل یعنی 1973ء میں سردار عبدالقیوم صاحب کے دور میں میجر محمد ایوب صاحب نے آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کی۔ میجر محمد ایوب کی یہ قرارداد دراصل پارلیمانی تاریخ کا پہلا پتھر اور بارش کا پہلا قطرہ تھا۔ پاکستانی پارلیمنٹ میں ہونے والے جملہ معاملات کو اس قرارداد نے بنیاد فراہم کی لیکن بعد ازاں آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں اس حوالے سے مزید کوئی پیش رفت نہ کی جا سکی، چونکہ اس قرارداد کے پیش ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد 1974ء کی تحریک ختم نبوت چلی اور تمام مکاتب فکر کی توجہ پاکستانی پارلیمنٹ کی طرف ہو گئی اور جب وفاقی سطح پر قانون سازی ہو گئی تو آزاد کشمیر کے معاملے پر زیادہ توجہ نہ دی جا سکی، لیکن بعد ازاں مختلف معاملات میں اس قانونی سقم کا مسلسل احساس ہوتا رہا اور تحفظ ختم نبوت محاذ پر کام کرنے والی تنظیمیں بالخصوص آزاد کشمیر کی تحریک ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء اور کارکنان اس حوالے سے مسلسل پوری قوم کو متوجہ کرتے رہے، خاص طور پر کوٹلی کے دیہی علاقوں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں، عالمی سطح پر قادیانیوں کی طرف سے کشمیر کے قانون میں پائے جانے والے اس سقم سے فائدہ اٹھانے کی کوششوں اور چند دیگر معاملات نے کشمیر کے درد دل رکھنے والوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ اس حوالے سے فیصلہ کن کردار ادا کریں، اگرچہ اس حوالے سے کسی نہ

کسی سطح اور کسی نہ کسی درجے میں محنت تو گزشتہ چار عشروں کے دوران جاری رہی لیکن گزشتہ چند برسوں سے اس حوالے سے خاص شعور بیدار ہوا۔ اسمبلی میں پیش ہونے والی قرارداد کی مناسبت سے بڑے بڑے جلسے اور یادگار پروگرام منعقد کئے گئے۔ کشمیر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے حوالے سے عالم اسلام کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ لابنگ کا عمل مسلسل جاری رہا۔ عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے حوالے سے دعوتی سرگرمیاں تسلسل سے جاری رہیں۔ کشمیر کا معاملہ قادیانیت کے حوالے سے کئی اعتبار سے حساس ہے چونکہ مقبوضہ کشمیر شروع سے ہی قادیانیوں کی خصوصی توجہ اور دلچسپی کا ہدف رہا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ قادیانیوں کے جھوٹ خاص طور پر دعوی مسیحیت کی جڑیں ہی کشمیر میں ہیں اور وہ کشمیر کو حقیقی مسیح کا مدفن قرار دے کر مرزا قادیان کی تلبیس کا راستہ ہموار کرتے ہیں، اور تاریخی طور پر بھی قادیانیوں کی غداریوں کے نتیجے میں عرب دنیا کے اسرائیل کی طرح برصغیر کے سینے میں مسئلہ کشمیر کا خنجر پیوست ہوا اور حکیم نورالدین سے لے کر قادیانیوں کے موجودہ گروتک ہر ایک کی جہاں مقبوضہ کشمیر میں خصوصی دلچسپی رہی اسی طرح اپنے بیرونی آقاؤں کے اشاروں اور ان کے مقاصد کی تکمیل کے لیے قادیانیوں نے آزاد کشمیر کو اپنی اپنی ریشہ دوانیوں کا خصوصی ہدف بنائے رکھا۔ اس صورتحال کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے علماء کرام نے اپنی جدو جہد جاری رکھی۔ شعور و آگہی اور دعوت و تبلیغ کے بعد پہلے آزاد کشمیر ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی گئی، وکلاء برادری کو اپنا ہمنوا بنایا گیا، عوامی سطح پر مکمل حمایت حاصل کی گئی اور بعد ازاں ایوان کا رخ کیا گیا۔ قانون ساز اسمبلی اور کشمیر کونسل کے ہر ہر رکن پر کی جانے والی محنت کے بعد بالآخر آزاد کشمیر کی پارلیمنٹ سے بارہویں ترمیم کے ذریعے ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ایکٹ 2018 متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اس تاریخ ساز فیصلے پر صدر و وزیر اعظم آزاد کشمیر، وزراء اور قانون ساز اسمبلی و کشمیر کونسل کے جملہ اراکین اور تحریک ختم نبوت کے جملہ کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کی کاوشیں رنگ لائیں اور تاریخ کے اس اہم موڑ پر اتنا اہم فیصلہ کیا گیا......آزاد کشمیر اسمبلی سے دیر آید درست آید کے مصداق ایک ایسا فیصلہ جسے چار عشرے پہلے ہو جانا چاہیے تھا اتنی تاخیر سے ہونا جہاں ایک طرف تشویش کا باعث ہے وہیں دوسری طرف اس فیصلے کی ٹائمنگ اللہ رب العزت کے تکوینی نظام کا حصہ معلوم ہوتی ہے، گاہے خیال آتا ہے کہ تکوینی طور پر وقفہ وقفے سے قادیانیت کے مسئلے کو زیر بحث لا کر نسل نو کے ایمان و عقیدے کا تحفظ مقصود ہے۔ یہی دیکھ لیجیے کہ پاکستان میں انتخابی اصلاحات بل میں قادیانیت کے حوالے سے چوری کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کی روک تھام اور تلافی کی صورت میں 1974ء اور 1984ء کے بعد ہوش سنبھالنے والی نسل نو کے سامنے مسئلہ ختم نبوت اور قضیہ قادیانیت پوری طرح سے اجاگر ہو گیا اور اب کشمیر اسمبلی میں ہونے والی اس کارروائی نے ایک مرتبہ پھر دنیا بھر میں جھوٹ اور دجل و تلبیس کا سہارا لے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنے

والے قادیانیوں کے ہزیمت ورسوئی کا سامان کیا۔اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اور کشمیر کی طرز پر دنیا بھر کے مسلم ممالک کے قوانین میں قادیانیت کی پوزیشن واضح کی جائے اور مختلف ریاستوں کے ذمہ داران اپنے قومی مفاد میں اس وائرس سے اپنی ریاستوں کے بچاؤ کا بندوبست کریں۔چونکہ قادیانیت ایک ایسا وائرس ہے اسے جہاں شعور وآگہی اور دعوت وتبلیغ کے ذریعے مزاحمت اور تعاقب کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ وبائی امراض کی طرح دوسرے علاقوں کا رخ کرنے لگتا ہے۔اب چونکہ ویسے بھی دنیا گلوبل ویلیج بن چکی ہے،فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں اور بعض طاغوتی قوتیں اگر چہ قادیانیوں کی دانستہ طور پر پشت پناہی کرتی ہیں لیکن عالمی برادری کی طرف سے بہت سے معاملات میں لاعلمی یا قادیانیوں کی چالبازیوں کے باعث مسلمانوں کی حق تلفی کی شکایات سامنے آتی رہتی ہیں اور عالمی برادری قادیانیوں کو مسلمانوں کے طور پر ڈیل کر کے مسلمانوں کے کوٹے کی ملازمتیں ،مراعات ،حقوق ،قادیانیوں کو دے کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی بدترین حق تلفی اور دھوکہ دہی کی سرپرستی کی مرتکب ہورہی ہے۔اس لیے سرکاری سطح پر بھی دنیا بھر کے ممالک کو مراسلے ارسال کیے جانے چاہییں ،پاکستانی نژاد قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کی فکر کرنی چاہیے اور علماء کرام اور دیگر طبقات کو بھی اس حوالے سے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔خاص طور پر عامۃ الناس جو غم روزگار اور بدلتے حالات کے باعث دین سے ہی دور ہوتے چلے جارہے ہیں انہیں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے ضرور روشناس کروانا چاہیے۔

قادیانی فتنے کا اولین تعاقب

’’اگر چہ علماء دیوبند نے ابتداء میں احتیاط اور توقف سے کام لیا،لیکن جب قادیانی کذاب کا دعویٰ نبوت کھل کر سامنے آگیا تو انہوں نے بھرپور انداز میں اس کی تکفیر کی۔تحریر وتقریر دونوں طریقوں سے اس فتنے کے استیصال کی کوشش کی۔اس سلسلے میں علماء دیوبند کے متبعین ومنتسبین کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں۔مقدمہ بہاولپور میں خاتم المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔بہاولپور ہائی کورٹ نے قادیانی کذاب کی تکفیر پر اولین مہر تصدیق ثبت کی۔علماءِ لدھیانہ نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔چناں چہ قادیانی کذاب کی ابتدائی اٹھان کو بھانپ کر اس پر اس کی تکفیر میں سب سے پہلے فتویٰ علماءِ لدھیانہ نے ہی دیا۔یہ فتویٰ حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ،مولانا عبدالعزیز لدھیانوی،اور مولانا عبداللہ لدھیانوی نے ۱۸۸۴ء میں جاری کیا۔‘‘

(فرمودہ:حضرت سید انور حسین نفیس رقم رحمۃ اللہ علیہ)